بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز

غیر اسلامی بجٹ۔ اسلامی نظام سے گریز اور اسمبلی سے بائیکاٹ

قومی اسمبلی میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی تقریر

> ۹ جون کو قومی اسمبلی کے صبح کے اجلاس میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے متحدہ شریعت کے فیصلے کے مطابق بجٹ سیشن سے شریعت محاذ کے تمام ارکان کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان فرمایا۔ جو اختتام تک جاری رہا۔ محاذ کے رہنماؤں کے بائیکاٹ کے بعد اپوزیشن اور اسلامی پارلیمانی محاذ کے ارکان نے بھی وقتی، علامتی بائیکاٹ کرکے شریعت محاذ کے بائیکاٹ کو موثر بنایا۔ الحمدللہ کہ بجٹ کے سلسلہ میں حکومت نے نظر ثانی کر لی مگر اصل مسئلہ نفاذ شریعت پر حکومت کا [illegible] ہوئی۔ انشاء اللہ پارلیمانی تاریخ میں محاذ کے اس فیصلہ اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے اس اعلان کا ایک اہم مقام رہے گا۔ ہم حضرت مدظلہ کے اسمبلی میں سادہ، مختصر اور مؤثر خطاب کو یہاں سیکرٹریٹ کی رپورٹ سے افادۂ عام کے پیش نظر نقل کردیتے ہیں۔
>
> (ادارہ)

مولانا عبدالحق: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ محترم جناب سپیکر صاحب!

میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اجازت دی ہیں آپ کا مختصر وقت لوں گا۔ چونکہ ایوان میں ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ اس بجٹ پر غور کریں کہ آیا یہ قابل برداشت ہے یا نہیں۔ آیا شریعت اسلامیہ کے مطابق ہے یا نہیں مخالف ہے کیا اس سے مظلوم کی دادرسی ہوتی ہے؟ ظالم سے بدلہ لیا جاتا ہے؟ بہر تقدیر اس بجٹ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو بحیثیت جمہوری ہونے کے، اس کے متعلق ہمارے اکثر لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ جمہوری ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ بجٹ سے پہلے جو تقریریں ہوئیں انہوں نے تشریح کردی کہ وزراء صاحبان بازار میں ذرا جاکر تحقیق کرلیں تو ہر چیز کی قیمت اور نرخ بڑھ چکے ہیں۔ کرائے بڑھ چکے ہیں پھر بھی یہاں حالت یہ ہے کہ اس کو عوامی اور جمہوری کہا جاتا ہے، تو

میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ جمہوری معنی ہے عوامی اور عمومی یعنی یہ عجیب ایسا ہے کہ جس سے انسان، بچہ، بوڑھا، عورت یہاں تک کہ حیوانات بھی اس کے برداشت سے معذور ہیں۔ اس کی زد میں آ رہے ہیں۔ اور ان سب کو تکلیف پہنچ رہی ہے جمہوریت کے نام پر سب لوگوں کو جکڑ دیا اور سب لوگوں کی کمر توڑ دی۔ ہر چند شکوہ و شکایت ہے۔ جب ہم اس ایوان میں بیٹھے ہیں تو ہمیں لوگ کہتے ہیں کہ ہماری تباہی و بربادی آپ ممبران دیکھ رہے ہیں اور کچھ آواز نہیں اٹھاتے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جیسے جمہوری تو قطعاً نہیں۔ رہی اسلام کی بات باقی اسلام کی حالت تو یہ ہے کہ ہم یہاں سات آٹھ برس سے چلاتے رہے ہیں

اسلام کے نام پہ آنے والو
سب اپنے گریبان میں دیکھو

کہ اس ملک میں اسلام نافذ ہوگا اور یہاں جو اسلام چاہتا ہے وہ ہمیں ووٹ دے۔ ہم سب لوگ جو یہاں آئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ آپ سب لوگ اپنے گریبان میں دیکھیں کیا تم لوگوں نے وعدہ نہیں کیا کہ ہم شریعت کا نفاذ کریں گے؟ اگر کیا ہے اور یہ بات درست ہے کہ چھوٹے بڑے یہاں جتنے بھی ایوان میں ہیں۔ سینٹ میں ہیں انہوں نے قوم سے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ اسلام کو نافذ کریں گے۔ اب جب سینٹ میں یہ بل پیش ہوا تو اب بیانات آ رہے ہیں کہ ہم یہ شریعت بل نافذ نہیں کریں گے بلکہ ایسی شریعت نافذ کریں گے جس پر سب کو اتفاق ہو۔ تو بھائی اگر آپ سب کا اتفاق چاہتے ہیں تو اول تو یہ ہے کہ یہ چودہ سو برس تک یہ اسلام نافذ اور جاری رہا۔ اس وقت کسی نے نہیں کہا کہ اس میں اختلاف ہے اگر ایسا ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ رات اور دن میں اختلاف ہے۔ تو اس بھی نکل جاؤ اور میٹھے اور کڑوے میں بھی اختلاف ہے۔ اس سے بھی نکل جاؤ۔ اور مرد اور عورت میں بھی اختلاف ہے تو اس سے بھی نکل جاؤ اور زمین و آسمان میں بھی اختلاف ہے اس سے بھی نکل جاؤ۔ اسلام کا مسئلہ آتا ہے تو ہمیں اتفاق یاد آ جاتا ہے جب کہ حق و باطل میں اتفاق کب ممکن ہے۔

اسلام کا مسئلہ آتا ہے تو ہمیں اتفاق یاد آجاتا ہے جب کہ حق و باطل میں اتفاق کب ممکن ہے

یہ عجیب مسئلہ ہے کہ جب اسلام کا مسئلہ آتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس میں اختلاف کو دور کریں گے۔ آپ کیسے دور کریں گے حق و باطل میں اختلاف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں رہا۔ اور ان سے پہلے جو پیغمبر گذرے ہیں ان کے زمانے میں بھی اختلافات رہے ہیں ان کے زمانے میں بھی مسلمانوں اور کافروں کے درمیان اختلافات رہے ہیں۔ تو وہاں تو کسی نے یہ نہیں کہا آج یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم اختلاف کو مٹائیں گے۔

بھائی میں تفصیل سے عرض نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ٹال مٹول ہے اس لئے کہ اگر کوئی اختلاف نہ کرے تو وہ بھی کھڑا ہو جائے اور وہ بھی یہ کہہ دے کہ بھائی میرا بھی مطالبہ ہے یہ صرف پاکستان ہی نہیں ہے کہ حکومت چلانا ہے ایران بھی تو چلاتا ہے۔ جا بجا ایران میں وہاں کتنے سنی ہیں ان کے کتنے حقوق کو جمع کیا گیا اور جاری کیا گیا۔

جائیے ایران میں وہاں کتنے سُنّی ہیں ان کے کتنے حقوق کو جمع کیا گیا اور جاری کیا گیا

کوئی ہے یا اسی طریقے سے دوسری حکومتوں میں ملکوں میں وہاں بھی تو اقلیتیں ہوا کرتی ہیں۔ یہاں بھی اقلیتوں کے الگ حقوق ہیں شریعت میں ان کو پورے حقوق کا تحفظ دیں گے۔ الغرض محض بہانہ ہے تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اسلام (شریعت بل) تو ابھی ہمارے ایوان نے مانا نہیں۔ سینٹ میں ابھی جھگڑا ہے اس پہ۔ تو ابھی جو پیدا نہیں ہوا اس کا نام رکھ دیا۔ بچہ پیدا نہیں ہوا اس کا نام رکھ دیا اسلام (بصورت شریعت بل) ابھی ہم لوگوں نے مانا نہیں ہے اور ہم اس کے مخالف ہیں۔ ہم اس میں انتظار کریں گے کہ اختلاف مٹ جائے۔ آسمان و زمین مٹ جائیں تو تب۔ اختلاف ہے نا

جب اسلام زندگی میں آیا نہیں تو بجٹ کیسے اسلامی تھا

اس اختلاف کو مٹانے کے انتظار میں ابھی اسلام نہیں آیا۔ تو جب اسلام زندگی میں آیا نہیں تو یہ تمہارا بجٹ اسلامی کیسے بنا ؟ اسلامی ہے یا کفرانی ہے۔ اسلام ہے ہی نہیں۔ ابھی جاری کریں گے غور کریں گے اتفاق آئے گا اختلاف ختم ہوگا سب اس کے بعد یہ مراحل طے ہوں گے۔ یعنی اسلام آنے کے بعد۔ چالیس برس ہم حکومت چلاتے رہے عوام کو کہتے رہے کہ اسلام لائیں گے اور ہم ایوان کے جو ممبر ہیں وہ یہ کہتے رہے کہ ہم اسلام لائیں گے۔ ۵۰ اسلام کہاں ہے لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ یہ اسلام ہے کہ ہر چیز کو مہنگا کر دیا گیا۔ ہر برائی بے حیائی پھیلائی گئی اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ کا زیادہ وقت نہیں لیتا۔ میں اپنے متحدہ شریعت

میں شریعت محاذ کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ بجٹ نہ اسلامی ہے نہ جمہوری بلکہ غیر اسلامی اور ظالمانہ ہے

محاذ کے مشورے کے مطابق یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ اسلامی نہیں ہے جمہوری نہیں ہے یہ بالکل غیر اسلامی اور ظالمانہ ہے میں اس کی تائید نہیں کرتا اور متحدہ شریعت محاذ کے ممبر بھی اس کی تائید نہیں کرتے اس لئے جب ہم تائید نہیں کرتے تو اس بجٹ کا بھی ہم بائیکاٹ کریں گے ہم کہیں گے کہ ہم اس میں شامل نہیں ہوتے۔ ہم کیوں ظلم میں شریک ہوں ہم اس بجٹ میں شریک نہیں ہیں۔ اس بجٹ کا بائیکاٹ کرتے ہیں اس بجٹ کا ہمارا بائیکاٹ ہوگا میں اپنے متحدہ شریعت محاذ کے بزرگوں سے اور دوسرے ممبر بھی مسلمان ہیں ہمارے پکے مسلمان ہیں پختہ مسلمان ہیں ان سے بھی میں عرض کروں گا کہ شریعت کا انکار نہ کریں اور شریعت کا نفاذ فرمائیں فوراً اعلان کردیں تاکہ یہ ہمارا بجٹ اور یہ ہماری تمام چیزیں عبادتوں میں شمار ہو جائیں میں اس کا بائیکاٹ کرتا ہوں اور میرے ساتھ میرے جو بزرگ ہیں وہ اس ایوان کے اس بجٹ کا انعقاد ... کا اعلان میں کرتا ہوں باقی دوسرے بزرگ بھی مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ ہمارے ساتھ بائیکاٹ میں شمولیت فرمائیں گے ::